منگل 29- دسمبر 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ

خطبہ نمبر46

CPL
61

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

منگل 29- دسمبر 1998ء، 9 رمضان 1419 ہجری- 29 فتح 1377 ہش جلد 48-83 نمبر291

روزہ دار کی دو خوشیاں

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں۔ ایک خوشی تو اسے اس وقت ملتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے۔ اور دوسری اپنے رب سے ملاقات کے وقت ملتی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب ہل یقول انی صائم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو کستوری سے زیادہ پیاری ہے

رمضان کے تقاضے پورے کرنے والے کے لئے رمضان گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا

امیر مسلمان ممالک کو غریب ملکوں کے بچوں کے لئے اپنی دولت کا ایک حصہ مختص کرنے کی نصیحت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 25-دسمبر 98ء کا خلاصہ

(خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن : 25-دسمبر1998ء- سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے ماہ رمضان کی فضیلت اور اہمیت کے بارے میں احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اہم باتیں بیان فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے سورہ بقرہ کی آیت 186 کی تلاوت فرمائی۔ اس آیت قرآنی کی تشریح میں حضور ایدہ اللہ نے احادیث بیان فرمائیں۔ ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور ان باتوں سے بچا رہا جن سے بچنا چاہئے تو اس کے لئے روزے ماضی کے گناہوں کا کفارہ بن جائیں گے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ رمضان میں سے انسان روحانی لحاظ سے اس طرح دھل کر نکلتا ہے کہ کوئی پرانا داغ اس کے بدن کو میلا نہیں کرتا۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے رمضان کے روزے رکھنا فرض قرار دیا ہے اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنی سنت کے ذریعے کھول دیا کہ روزوں کا قیام کس طرح کیا جاتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جس طرح نماز کے تقاضے پورے نہ کئے جائیں تو نماز گر جاتی ہے اسی طرح رمضان کا بھی حال ہے کہ اگر اس کے تقاضے پورے نہ ہوئے تو رمضان کھڑا نہیں رہے گا۔ حدیث میں مزید ذکر ہے کہ جو روزے میں اپنے نفس کا بھی محاسبہ کرتا رہے وہ اس دن کی طرح گناہوں سے نکل آئے گا جس طرح اس کی ماں نے اسے جنا ہو۔ رمضان میں شیطان کے جکڑے جانے آگ کے دروازے بند ہونے اور جنت کے دروازے کھول دیئے جانے کی حدیث کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا رمضان میں بھی ساری دنیا میں گناہوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ شراب کے عادی صبح کی نماز تک شراب پینے میں مشغول رہتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ آج کرسمس منائی جا رہی ہے۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کیسی گستاخی ہے کہ ان دنوں میں ہی شیطان کو اتنی کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے کہ عام دنوں میں اتنا گناہ نہیں ہوتا۔ ضمناً حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایک پہلو قابل تعریف بھی ہے کہ غریب عیسائی ممالک کے بچوں کے لئے جن میں سے بہت سے ایڈز کے مرض کا بھی شکار ہیں ان کے لئے لاکھوں انگریز مرد عورتیں بچے محنت کر کے تحائف تیار کر کے ان کو ارسال کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ان کی نیکی کے پیش نظر کہا جاسکتا ہے کہ کوئی ایک کھڑکی تو جنت کی ضرور ان کے لئے کھلی ہوگی۔ حضور نے فرمایا مسلمان ممالک سعودی عرب اور کویت وغیرہ جن سونے کے پہاڑوں پر بیٹھے ہیں یہ ان پہاڑوں کی ایک چٹان بھی غریب ممالک میں بسنے والے ملکوں کے بچوں کی عید یا رمضان کے لئے وقف کردیں تو یہ غریبوں کی بہت بڑی خدمت ہوگی۔ حضور نے فرمایا میرا یہ تبصرہ تنقیدی نہیں ناصحانہ ہے کیونکہ ایسے کئی ملکوں کی انٹیلی جنس حکمرانوں تک ہمارے خطبات کی کیسٹس پہنچاتی ہے۔ خدا کرے کہ وہ اس رمضان میں یا آئندہ رمضان میں اس نیکی پر عمل پیرا ہو سکیں۔ حضور ایدہ اللہ نے احادیث نبوی بیان کرتے ہوئے یہ حدیث بیان کی۔ کبائر سے بچنے کے لئے پانچ نمازیں 'ایک جمعہ اگلے جمعہ تک' اور ایک رمضان اگلے رمضان تک گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس طرح انسان سارا سال کبائر سے بچنے کی اہلیت حاصل کرلیتا ہے۔ رمضان میں انفاق فی سبیل اللہ کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انفاق کی وجہ سے مسلمانوں کے خزانے بھر دیئے گئے۔ جو رمضان کے مہینے میں خرچ کریں وہ یاد رکھیں کہ ان کے مال میں کبھی کمی نہیں آئے گی۔ جماعت کے بہت سے غرباء اس سے استفادہ کریں گے اور اللہ ان کے اموال میں برکات دے گا۔ حدیث میں ہے کہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور نماز روزہ اور ذکر الٰہی کی شرط پوری ہو تو اللہ تعالیٰ خدا کی راہ میں خرچ کئے گئے مال کو 700 گنا بڑھا دے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے ایک حدیث بیان فرمائی کہ اللہ فرماتا ہے کہ انسان کے سارے کام اس کے اپنے لئے ہیں سوائے روزے کے۔ روزہ میرے لئے ہے اور میں اس کی جزا ہوں۔ اسی حدیث کے تسلسل میں فرمایا روزہ ڈھال ہے تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو وہ نہ شور شرابا کرے۔ اور اگر کوئی اس سے لڑے تو کہے میں روزہ دار ہوں۔ ایک حدیث میں ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ کو کستوری سے زیادہ پیاری ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک جب وہ افطار کرتا ہے اور دوسرے اس وقت جب وہ اپنے رب سے ملے گا۔ ایک حدیث میں ہے کہ سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔ تراویح کی نماز باجماعت پڑھنے کے بارے میں حضور نے فرمایا اس کا آغاز بھی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہو گیا تھا۔ مگر آپؐ نے اسے جاری نہ رکھا تا کہ امت مشکل میں نہ پڑ جائے۔

29- رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

○ رمضان المبارک کی برکتوں میں سے ایک برکت یہ ہے کہ اس میں کی گئی نیکی زیادہ ثواب کی حامل ہوتی ہے۔ خصوصاً صدقہ و خیرات اس ماہ میں اللہ تعالیٰ کی خاص خوشنودی کا موجب ہوتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے متعلق مروی ہے۔ کہ اس ماہ میں آپ ﷺ کے صدقہ و خیرات کی رفتار ایک تیز آندھی سے مشابہ ہوا کرتی تھی۔ انہی برکات و افضال کے پیش نظر تحریک جدید کے وعدہ سے عہدہ برآ ہونے کے لئے یہی مبارک مہینہ موزوں ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود کے زمانہ سے ہی 29- رمضان المبارک کی دعائیہ تقریب میں تحریک جدید کے ان مجاہدین کے لئے خصوصی دعا کی جاتی ہے جو 29- رمضان سے پہلے اس ذمہ داری سے سبکدوش ہو جاتے ہیں۔ عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کی فہرست 14- جنوری 1999ء تک مرکز میں پہنچانے کا اہتمام فرمائیں جس میں جماعت کے زیادہ سے زیادہ افراد کو شمولیت کا شرف حاصل کرنے کی سعی بلیغ لازمی ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دین اور دنیا بھی سنور جائے گی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"جو بھی اس تحریک کے نتیجے میں مالی قربانی کریں گے ان کا بھلا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی تمام بہبود اس بات سے وابستہ ہو جائے گی کہ وہ خدا کی راہ میں خرچ کر رہے ہیں۔ دین بھی سنور جائے گا اور دنیا بھی سنور جائے گی۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 22- مئی 98ء)

وقف جدید کا مالی سال ختم ہونے میں چند دن باقی ہیں آپ اپنی استطاعت کے مطابق چندہ وقف جدید ادا کر کے اپنے امام کی دعاؤں کے مستحق بنیں۔ (ناظم مال وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

رمضان کا سب سے بلند مقصد اور سب سے اعلیٰ پھل یہ ہے کہ اللہ مل جاتا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- بتاریخ 26- دسمبر 1997ء بمطابق 26- فتح 1376ھش بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی آیات 186- 187 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اب رمضان میں داخل ہونے سے پہلے یہ ہمارا آخری جمعہ ہے- جو رمضان کے بغیر جمعے آتے ہیں ان میں سے یہ آخری ہوگا اور باقی جمعے انشاء اللہ رمضان کے دوران آئیں گے تو جیسا کہ ہمیشہ سے میرا دستور رہا ہے میں رمضان آنے سے پہلے جمعہ میں رمضان ہی کے متعلق کچھ امور بیان کرتا ہوں اور بعض دفعہ یہ سلسلہ رمضان کے جمعوں تک بھی پھیل جاتا ہے- لیکن یہ ایسے مسائل ہیں جو بار بار سننے کے باوجود پھر بھی فراموش ہو جایا کرتے ہیں- (-) جو یہ نصیحت ہے کہ زور سے اور بار بار نصیحت کیا کر کیونکہ ایسا نصیحت کرنا جو بار بار ہو بہت فائدہ پہنچاتا ہے- پس اس پہلو سے اگرچہ آپ میں سے بہت سے ایسے ہوں گے جنہوں نے پہلے بھی یہی مضمون سنا ہوگا مگر ایک بڑی تعداد نئے آنے والوں کی بھی ہے جو کثرت کے ساتھ گزشتہ رمضان کے بعد جماعت میں داخل ہوئے ہیں ان کا بھی حق ہے کہ ان کے سامنے بھی یہی باتیں دہرائی جایا کریں- دوسرے، چھوٹے بچے بڑے ہو رہے ہیں- پھر بسا اوقات بعض لوگ جمعے میں آ نہیں سکتے یا پہلے، پچھلے رمضان پہ ڈش انٹینا کا نظام اتنا عام نہیں تھا جتنا اب ہو چکا ہے تو یہ سارے امور ایسے ہیں کہ اگر آپ سمجھیں کہ آپ کو ان باتوں کا علم ہے تو پھر بھی تسلی رکھیں کہ اکثر ایسے ہیں جن کو ضرورت ہے- اور جو سمجھتے ہیں ان کو علم ہے ان کا یہ وہم ہے کہ ان کو پوری طرح علم ہے- جب مضمون شروع ہوگا تو آپ سمجھ جائیں گے کہ اس علم کو بار بار دہرانے کی ضرورت ہے تاکہ یہ دلوں کی گہرائیوں تک اترے-

(فرمایا) رمضان کا مہینہ (-) جس میں قرآن اتارا گیا- (-) ہدایت ہے لوگوں کے لئے (-) اور ہدایت میں سے بھی ایسی کھلی کھلی روشن ہدایات کہ جو ظاہر و باہر ہوں- (-) اور فرقان بھی ہے یعنی اپنے اندر بڑے مضبوط دلائل رکھتا ہے- اسی آیت کا دوسرا ترجمہ یہ ہے کہ (-) رمضان کا مہینہ تو وہ ہے جس کے بارے میں قرآن اتارا گیا ہے-

جہاں تک پہلے ترجمے کا تعلق ہے عموماً مفسرین یہ بیان کرتے ہیں کہ 'رمضان میں قرآن اتارا گیا' سے مراد یہ ہے کہ رمضان میں پورا قرآن اتارا جاتا تھا- یہ درست نہیں ہے کیونکہ قرآن کریم تو آہستہ آہستہ نازل ہوا ہے اور سوائے اس کے کہ اس رمضان میں جس میں پورا قرآن مکمل ہو چکا تھا سارا قرآن دہرایا جا ہی نہیں سکتا- دوسرے' رمضان بہت بعد میں فرض ہوا ہے اور قرآن تو نبوت کے پہلے دن سے اتارا جا رہا ہے اس کا رمضان سے کیا تعلق ہوا- اس لئے یہ کہنا کہ 'رمضان میں اتارا گیا' یہ اس پہلو سے درست نہیں بنتا- رمضان میں کثرت کے ساتھ جو کچھ اترا تھا دہرایا جاتا تھا-

(فرمایا) ایک معنی یہ لیا جا سکتا ہے جو درست ہے کہ جتنا قرآن بھی نازل ہو چکا تھا اس رمضان میں دوبارہ ضرور دہرایا جاتا تھا تو (-) ایک معنی ہے قرآن کے معانی کو طاقت بخشنے کے لئے' اس کو شدت عطا کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہر رمضان میں گزشتہ اترا ہوا قرآن دہرایا جایا کرتا تھا-

دوسرا معنیٰ وہی ہے جو میں نے دوسرے پہلو سے کیا ہے کہ (-) رمضان کا مہینہ تو وہ ہے جس کے بارے میں قرآن اتارا گیا ہے اور یہ معنے بڑے وسیع ہیں- اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم کی جتنی تعلیم بھی ہے رمضان میں وہ ساری کی ساری تعلیم انسان کے لئے قابل عمل ہو جاتی ہے حالانکہ عام مہینوں میں لازم نہیں کہ وہ تعلیم قابل عمل ہو- یعنی قابل عمل ان معنوں میں تو ہے کہ انسان عمل کر سکتا ہے لیکن عموماً اس پر عمل کرنا ضروری نہیں ہوا کرتا اور رمضان میں قرآن کریم کی تعلیم کا کوئی ایسا حصہ نہیں جو اس مہینے میں پورا نہ اترتا ہو- تو (-) اتنا عظیم مہینہ ہے کہ گویا قرآن اسی مہینہ کے بارہ میں نازل کیا گیا تھا-

اب دیکھ لیں روزہ ایک بہت ہی اہم قربانی ہے اور بہت سے مفسرین لکھتے ہیں کہ (-) صبر سے مراد روزہ ہے تو روزے اور عبادت کے ذریعہ سے مدد مانگا کرو- لیکن کتنے ہیں جو سارا سال روزے رکھتے ہیں یا سارے سال میں کسی مہینے میں وہ روزے رکھتے ہوں- بہت بھاری اکثریت مسلمانوں کی ہے جو روزہ نہیں رکھتی- کبھی اتفاق سے کوئی مصیبت ٹوٹ پڑے تو اس وقت روزہ رکھ بھی لیتے ہیں- اور بہت ہی تھوڑی تعداد ہے جو باقاعدگی سے رمضان کے مہینوں کے علاوہ بھی روزے رکھتے ہوں- فیہ القرآن سے مراد اس صورت میں' دوسرے معنوں میں یہ بنے گا کہ یہ وہ مہینہ ہے جب سارے مسلمان روزہ بھی رکھتے ہیں- کوئی دنیا میں ایسا مسلمان نہیں جو رمضان میں روزے نہ رکھتا ہو اور وہ جو نماز بھی نہیں پڑھا کرتے وہ سمجھتے ہیں کہ روزہ ہماری نمازیں بخشوانے کا موجب بھی بن جائے گا اور روزوں پر اتنا زور ہوتا ہے کہ جو کچھ بھی نہیں کرتے سال میں کم سے کم آخری عشرہ کے روزے رکھنے لگ جاتے ہیں- جو شرابیں پیتے ہیں' ہر قسم کی بدیاں کھاتے ہیں اور کرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ رمضان کے روزے ان سب کو بخشوانے کا موجب بن جائیں گے-

پس (-) مطلب یہی ہے کہ قرآن کی تمام تعلیمات اس مہینے میں شدت کے ساتھ عمل میں لائی جاتی ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے جیسے قرآن کا مقصد ہی اس مہینے کے متعلق تھا' اس کی وضاحت تھا' اس کی خوبیاں بیان کرتا تھا- پس اس پہلو سے انزل فیہ القرآن کے نتیجے میں اب ہمیں غور کرنا ہے کہ اس سے پھر کیا کیا کچھ حاصل ہوگا- پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر انزل فیہ القرآن کی بات درست ہے تو (-) یہ مہینہ بھی اور قرآن کریم بھی یہ دونوں انسان کے لئے ہدایت بنا کر بھیجے گئے ہیں- اس مہینے سے گزرنے کے بعد اور قرآن کریم کا کثرت سے مطالعہ کرنے کے بعد (-) یہ چیزیں لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب ہوں گی-

اگر کوئی رمضان میں سے گزر جائے اور ہدایت نہ پائے تو قرآن سچا ہے یا وہ سچا ہے- اس کا یہ کہنا کہ میں نے رمضان کے روزے پائے' میں نے رمضان سے اپنے گناہ بخشوا لئے یہ ساری باتیں غلط ہو جائیں گی کیونکہ رمضان مبارک کو ضرور ہے کہ اس کے لئے کچھ نہ کچھ ہدایت کا سامان پیدا کرے- قرآن کریم کی تلاوت کے ذریعے ہو یا براہ راست روزوں کے ذریعے ہو دونوں صورتوں میں ہدایت ضرور ملنی چاہئے- (-) اور وہ لوگ جو پہلے ہی ہدایت پر ہوا کرتے ہیں ان کے لئے (-) خوشخبری ہے- اتنی عظیم الشان ہدایتیں رمضان کے دوران نصیب ہوں گی کہ آنکھیں کھول دیں گی' پہلے جن کی طرف توجہ ہی

روزنامہ الفضل ربوہ- پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ- مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ- قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں تھی- بیّنٰت وہ ہیں جو آنکھوں کو چندھیا دیں گویا کہ وقتی طور پر اتنے روشن ہوں کہ انسان حیران ہو کے دیکھے اچھا یہ بھی تھی- تو ایسی روشن ہدایات انسان کو اس مہینے میں نصیب ہوتی ہیں جو قرآن میں پہلے سے موجود ہیں- بیّنٰت من الھدٰی میں قرآن کی طرف اشارہ ہے کہ اس میں بھی موجود ہیں لیکن ان ہدایات کے لئے آنکھیں کھلتی نہیں ہیں- **اور یہ امر واقعہ ہے کہ انسان کی آنکھیں کھلنے کا دور ہر رمضان میں اسی طرح آیا کرتا ہے- ساری زندگی وہ جو سمجھتا ہے کہ میں نے سب کچھ پالیا' رمضان میں کبھی کبھی اچانک یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا ابھی یہ آیت نازل ہوئی ہے' ابھی اس آیت کا مضمون سمجھ آیا ہے**- اور اس وقت وہ بیّنٰت میں شمار ہونے لگتی ہے- والفرقان اور بڑی قطعی دلیلیں انسان کو عطا کرتا ہے- ایک پہلو سے فرقان سے مراد یہ ہے کہ انسان جو شک میں مبتلا ہوتا ہے کہ نہ معلوم میں ہدایت پر عمل کر بھی رہا ہوں کہ نہیں وہ فرقان میں داخل ہو جاتا ہے- اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسی بین دلیل ملتی ہے کہ وہ سمجھ جاتا ہے کہ اب میں نے واقعۃً سب کچھ پالیا ہے اور وہ باقیوں سے الگ کیا جاتا ہے- اور قرآن جس طرح فرقان ہے باقی سب مذاہب سے نمایاں' الگ اور باقی سب کتابوں سے نمایاں الگ اسی طرح انسان بھی اپنی ذات میں ایک فرقان بن جاتا ہے- اور جب وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرقان بنتا ہے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی- اور بھی بہت سے مضامین ہیں جو اس آیت سے تعلق رکھتے ہیں لیکن وقت کی نسبت سے میں مختصراً آگے گزروں گا کیونکہ بہت سی احادیث نبویہ بھی آپ کے سامنے رکھنی ہیں اور ان کی بھی تشریحات کرنی ہیں-

(فرمایا) جو کوئی بھی رمضان کو دیکھ لے (-) پس وہ اس کے روزے رکھے- (-) مطلب یہ ہے کہ ایک تو چاند کی شہادت ہوا کرتی ہے یعنی رمضان کا چاند نکلتا ہے تو لوگ دیکھتے ہیں- دوسرا (-) جس نے رمضان کی حقیقت کو سمجھ کر اس مہینے کو پالیا ہو وہ اس پر گواہ بن گیا ہو ایسے شخص کے لئے لازم ہے کہ وہ اس کے روزے رکھے- (-) اگر ایسا شخص مریض ہو یا سفر کی حالت میں ہو (-) تو پھر دوسرے دنوں میں اس عدت کو پورا کرنا ہے-

بہت سے لوگ ہیں جو سفر کی حالت میں بھی روزے رکھتے ہیں حالانکہ یہ آیات کریمہ صاف صاف بتلا رہی ہیں کہ سفر کی حالت میں روزے نہ رکھو- **اگر سفر کی حالت میں انسان خدا کو زبردستی خوش کرنے کے لئے روزے رکھے گا تو اللہ تعالیٰ کو تو زبردستی خوش نہیں کیا جا سکتا**- ساری زندگی روزے رکھ رکھ کے مرجائے مگر زبردستی خدا کو خوش نہیں کیا جا سکتا کیونکہ روزوں میں نیکی اس کی رضا کی نیکی ہے- اگر رضا نہیں تو نیکی بھی نہیں- اگر رضا اس بات میں ہے کہ نہ رکھو تو نہ رکھو اور یہ نہ سمجھو کہ تم رمضان کے روزے رکھ کر سفر کی حالت میں بھی اللہ کو خوش کر سکتے ہو- **لیکن رمضان کے مہینے میں سفر کی حالت میں روزے رکھنا فی الحقیقت اگر آپ غور کر کے دیکھیں تو نیکی ہے ہی نہیں**- کیونکہ انسان رمضان کے مہینے میں آسانی سے روزے رکھتا ہے اور وہ روزے جب رمضان کے بعد الگ رکھنے پڑیں پھر اس کو سمجھ آتی ہے کہ مشکل کام تھا- تو بعض لوگ نیکی کے بہانے آسانی چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ روزوں کو ٹرخاؤ جتنے نکل جائیں ہاتھ سے نکل جائیں ورنہ مصیبت پڑے گی بعد میں- تو اللہ تو نفس کو جانتا ہے' اس کی گہرائیوں سے باخبر ہے اس لئے اللہ کو آپ دھوکہ نہیں دے سکتے-

آپ دوبارہ اپنا تجزیہ کر کے دیکھ لیں آپ کو یہی معلوم ہو گا کہ اکثر سفر میں روزے رکھنے والوں نے اسی وجہ سے روزے رکھے تھے کہ اب مہینہ چل رہا ہے سب روزے رکھ رہے ہیں ہم بھی ساتھ رکھ لیتے ہیں بعد میں کون رکھتا پھرے گا- تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) اگر سفر میں ہو تو ایام اُخر میں روزے رکھو- اب اس میں ایک بہت دلچسپ بات یہ ہے کہ اس کے بعد فرمایا گیا ہے (-) اللہ تمہارے لئے یُسر چاہتا ہے' آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا- اب اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں اور پھر واپس اس آدمی کی طرف جائیں جو آسانی اسی میں دیکھتا ہے- کیا اس کو اجازت ہو گی؟ اس کو اجازت نہیں ہو گی کیونکہ اس کے روزے' روزے ہوتے ہی نہیں- فرماتا ہے اطمینان سے روزے رکھو یُسر کے ساتھ' آسانی ہو' سارا دل اور دماغ پوری طرح روزے میں لگا ہو اس آسانی کی حالت میں روزے رکھو- تنگی اٹھا کر' مصیبت میں پڑ کر روزے نہیں رکھنے- پس وہ شخص جو اپنے روزے ٹالتا ہے وہ دراصل عُسر کے روزے رکھتا ہے- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارے لئے اللہ عُسر نہیں چاہتا تم نے یُسر کے روزے رکھنے ہیں-

(فرمایا) یہ بعد میں روزے رکھنا اس لئے ہے کہ تم عدت پوری کر لو- یعنی تیس دن کے روزے ہیں تو تیس دن کی عدت کو پورا کیا جائے گا- اگر انتیس دن کے روزے ہیں تو انتیس دن کی عدت کو پورا کیا جائے گا- عدت کو پورا کرنا مقصود بالذات ہے- پس رمضان دیکھا ہو تو رمضان کے روزے نہ رکھنے کا کوئی بھی عذر قبول نہیں ہو گا جب تک اس کے روزے بعد میں پورے نہ کئے جائیں- اس کے نتیجے میں (-) تاکہ تم اللہ کی تکبیر بلند کرو' اللہ کی بڑائی بیان کرو (-) اس بات پر جو اللہ نے تمہیں ہدایت دے دی' جس ہدایت کا پہلے ذکر گزر چکا ہے- (-) تاکہ تم اس کے شکر گزار بندے بنو' اس کا شکریہ ادا کرو-

رمضان میں سے گزرنے کے بعد امر واقعہ یہ ہے کہ اگر آپ نے صحیح روزے اللہ کی خاطر رکھے ہوں تو لازماً رمضان کے بعد بہت شکر کی توفیق ملتی ہے- بعض لوگ اس وجہ سے شکر کرتے ہیں کہ ان پر رمضان بوجھل تھا اور اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی کہ بوجھل ہونے کے باوجود اس کے روزے رکھ لئے- بعض لوگ اس لئے شکر ادا کرتے ہیں کہ رمضان میں انہوں نے بہت سی ہدایتیں دیکھی ہوتی ہیں اور بہت سے رمضان نئی نئی ہدایتیں لے کر ان کے لئے طلوع ہوتے ہیں اور اسی طرح رخصت ہوتے ہیں- تو شکر کا وقت تو رمضان کے دوران ہی ہے اس کے متعلق بھی احکامات ہیں لیکن رمضان کے بعد کا شکر یہ معنے رکھتا ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ادا کرے کہ اس نے اس رمضان کو اس پر آسان کر دیا' عسر نہیں رہنے دیا- اس نے آسانی عطا کی- اس کا ذکر کرنے کے لئے ہم راتوں کو اٹھے' اس کی خاطر بھوک' پیاس ہر قسم کی بدنی سختی برداشت کی اور نتیجہ یہ نکلا کہ ہدایت عطا ہوئی وہ ہدایت جو عام دنوں میں نہیں ملا کرتی تھی- پس یہ شکر رمضان کے کامیابی سے گزرنے کا شکر ہے (-)

اس کا سب سے بڑا پھل' جو رمضان کا سب سے بلند مقصد اور سب سے اعلیٰ پھل ہے وہ یہ ہے کہ اللہ مل جاتا ہے- چنانچہ اس کے معاً بعد اللہ تعالیٰ (-) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے اے رسول! یعنی رسول کا نام تو نہیں مگر مخاطب آنحضورؐ ہی ہیں- (-) جب میرے بندے تجھ سے سوال کریں (-) میرے بارے میں (-) تو میں قریب ہوں- اس دعا میں جس کی طرف اشارہ ہے یہاں دنیا کی ضرورتیں پوری کرنے کا کوئی حوالہ نہیں- (-) یعنی جب میرے بندے مجھے ڈھونڈتے پھریں' مجھے چاہتے ہوں اور تجھ سے پوچھیں کیسے ہم اپنے رب کو پالیں تو اس وقت یہ نہیں فرمایا (-) تو ان سے کہہ دے (-) کہ اللہ قریب ہے یا میں قریب ہوں- فوری جواب ہے فانّی قریب قریب والا بعض دفعہ دوسرے کا حوالہ بھی نہیں دیتا' کسی دوسرے کو یہ نہیں بتائے گا کہ اس کو بتا دو کہ میں قریب ہوں- تو اس میں سوال کرنے والے کی نیت کے خلوص کا ذکر ہے- اگر واقعۃً کوئی اللہ کو چاہتا ہے تو اے رسولؐ جب بھی وہ تجھ سے پوچھے گا میں اس کو سن رہا ہوں گا- مجھے بتانے کے لئے اس وقت تیرے حوالے کی ضرورت نہیں (-) میں تو ساتھ کھڑا ہوں' رگ جاں سے بھی زیادہ قریب ہوں لیکن (-) میں پکارنے والے کی دعوت کو سنتا ہوں جب وہ مجھے پکارے- یعنی میرا شوق رکھتا ہو- دنیا طلبی کی خاطر نہ میں یاد آؤں- یہ عجیب منظر ایک کھینچا گیا ہے جس کا رمضان میں آپ کو زیادہ دیکھنے کا موقع ملے گا' بہت ہی دل کش منظر ہے- کئی لوگ ہیں جنہوں نے زندگیاں وقف کر دیں' جنگلوں میں ڈھونڈتے پھرے' اللہ اللہ پکارتے پھرے اور پھر بھی ان کو اللہ نہیں ملا- کئی لوگ ہیں جو بعض دفعہ بے اختیار ہو کر اللہ کہتے ہیں تو اللہ ان کو مل جاتا ہے- اس مضمون کا فرق کیا ہے- یہ فرق اب یہاں بیان کیا جائے گا-

(فرمایا) **ان پکارنے والوں کا فرض ہے کہ میری بات بھی تو مانا کریں- مجھے اس طرح نہ پکاریں جیسے نوکروں کو پکارا جاتا ہے- جب**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت پیش آئے آواز دو وہ کہے گا حاضر سائیں! ایسے بندے جو میری باتوں کی طرف دھیان دیتے ہیں جو میری باتوں کے اوپر عمل کرتے ہیں وہ پہلے میرے بندے بنتے ہیں پھر جب وہ پکاریں گے تو ان کو جنگلوں میں جانے کی ضرورت نہیں رہتی جہاں بھی پکاریں گے میں ان کے پاس ہوں گا۔

پس وہ لوگ جو یہ فرق نہیں کر سکتے بسا اوقات یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ ہم نے تو اللہ کو بہت پکارا' ہر طرف آوازیں دیں کہیں ہمیں خدا کا نشان نہیں ملا۔ ان لوگوں میں بڑے بڑے شعراء بھی ہیں جو تعلّی بناتے ہیں اس بات کو کہ ہم نے تو خدا کو بلا دیکھا کہیں کوئی نشان نہیں ملا۔ ان میں اس زمانے کے دہریہ بھی ہیں جنہوں نے راکٹس پر اوپر سفر کئے اور کہا کہ ہم نے آوازیں دیں خدا کو کہیں خدا کا نشان نہیں ملا۔ ان لوگوں میں وہ فراعین ہیں اس دور کے جنہوں نے بلند و بالا عمارتوں پہ قبضے کئے اور ان کی چوٹی پر جا کر یہ اعلان کیا ہمیں یہاں کوئی خدا دکھائی نہیں دیتا۔ مگر اس شرط کو پورا نہ کیا (-) ان کی زندگی خدا کی خاطر نہیں ہوا کرتی۔ یہ لوگ بد کردار ہوا کرتے ہیں۔ اللہ کے بندوں سے وہ سلوک نہیں کرتے جو اللہ اپنے بندوں سے کرتا ہے۔ پس جب وہ یہ شرط نہیں پوری کرتے تو ان کا بلانے کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ یہ آوازیں دیتے پھریں ان کی آواز ایک صدا بصحرا ثابت ہو گی۔ جیسے صحرا میں آواز دیں تو اس کی گونج بھی پیدا نہیں ہوتی وہ ایک طرف سے نکلتی ہے تو نکلتی چلی جاتی ہے کہیں قریب ٹیلے ہوں تو ان سے ٹکرا کے آجائے ورنہ صدا بصحرا اسے مراد یہ ہے کہ ایسی صدا جس میں گنبد کی آواز بھی پیدا نہ ہو۔ پس یہ ایسے لوگ ہیں کہ مجھے بلائیں گے تو کوئی نشان نہیں پائیں گے۔ (-) پہلے میری باتوں کا جواب دیا کریں پھر مجھ پر ایمان لائیں۔ جو میری باتوں کا جواب دیتے ہیں ان پر اور طرح ظاہر ہوا کرتا ہوں۔ وہ ایمان بہت طاقتور ایمان ہے جو ان شرائط کے ساتھ ہو۔ وہ شخص جس کا خدا اس کے ساتھ ساتھ پھر رہا ہو اس کا ایمان ہی اصل ایمان ہے باقی سب ایمان دُور کی باتیں ہیں۔

تو رمضان کی یہ خوبی ہے کہ اس کے آخر پر جہاں تشکرون کے کے بعد وضاحت کی گئی ہے کہ کیوں شکر ادا کرو وہاں یہ وضاحت ہے کہ **ہر رمضان تمہارے لئے خدا کو لے کے آتا ہے' ہر رمضان کا پھل اللہ تعالیٰ ہے۔ اگر خدا مل جائے تو پھر تمہیں اور کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے کہ اسے ڈھونڈتے پھرو' اسے پکارتے پھرو۔** جب اللہ مل جاتا ہے تو پھر یاد رکھو (-) خدا پھر ساتھ رہا کرتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے اس مضمون پر مختلف کتب میں اور اپنی ملفوظات کی مجالس میں بہت روشنی ڈالی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یاد رکھو اللہ اگر واقعتہ "ایک دفعہ مل جائے تو پھر چھوڑ کے نہیں جایا کرتا۔ بندے چھوڑ جاتے ہیں مگر اللہ نہیں چھوڑا کرتا۔ یہ خدا تعالیٰ کی وفا کی ایک صفت ہے جو انسانوں میں ہم نے نہیں دیکھی۔ شعروں میں بھی آپ نے اس مضمون کو بیان کیا' نثر میں بھی اس مضمون کو بیان کیا اور اس شدت سے بیان کیا ہے کہ صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ وہ شخص ہے جس کے ساتھ ضرور خدا رہتا ہے۔ ورنہ اس طرف توجہ نہیں پیدا ہو سکتی خیال ہی دل میں نہیں گزرتا۔ اور اللہ کے بندوں کے سوا جو دنیا میں خدا کے بندے بنے پھرتے ہیں ان کی تحریرات دیکھ لیں' ان کے خطبات کو سن لیں سب ان چکروں سے خالی ہیں ان کو تجربہ ہی کوئی نہیں ہے۔ ملائیت کی باتیں سن کر دیکھیں ان باتوں میں کتنا فرق ہے۔

(فرمایا) پھر مجھ پر ایمان لائیں میرے بن کر' (-) تا کہ وہ رُشد پالیں۔ یہ رُشد وہ ہے جو سب سے آخری رُشد ہے اس کے بعد ہر طرف روشنی ہی روشنی ہو جاتی ہے۔ پس یہ رمضان ہے جس میں ہم عنقریب داخل ہونے والے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ آپ میں سے جس نے بھی اس خطبے کو سنا ہے وہ رمضان میں جانے سے پہلے پوری تیاری کرے گا۔ **وہ لوگ جو خوف رکھتے ہیں کہ مشکل ہے ان کے لئے میرا پیغام ہے کہ دیکھنے میں مشکل لگتی ہے ہم سب کو یہ تجربہ ہے کہ رمضان میں داخل ہونے سے پہلے مشکل لگا کرتی ہے مگر اللہ تعالیٰ مشکل کو آسان بھی کر دیا کرتا ہے** اور یہ وعدہ خصوصیت کے ساتھ یاد رکھنا چاہئے (-) پس اللہ اگر آسانی چاہتا ہے تو وہ آپ کے رمضان کو آپ کے لئے آسان کر دے گا۔ دعائیں کریں گے تو ایسا ہی ہو گا۔ اب روزے سے متعلق حضرت اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چند اقتباسات میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

میں ضمناً یہ بھی بتا دوں کہ آج صبح سے بہت دیر پہلے سے میں نے عمداً پانی نہیں پیا کیونکہ میں دیکھ رہا تھا کہ رمضان کے روزوں میں جو جمعہ کا خطبہ دیا کروں گا تو کس حد تک میرا منہ خشک ہو گا' کس حد تک مشکل پڑے گی۔ آج میں تجربہ کر کے دیکھ لوں تو اس لئے گھبرائیں نہیں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے میری ہر بات پہ گھبرانے لگ جاتے ہیں بالکل گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں' یہ ایک تجربہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں ٹھیک ٹھاک چل رہا ہے رمضان میں بھی اسی قسم کے خشک منہ والے لیکن گیلے خطبے ہوں گے۔ منہ خشک لیکن آنکھیں تر۔ تو مجھے بار بار یہ بتانا پڑتا ہے کیونکہ لوگوں کو عادت پڑ گئی ہے۔ وہ اپنے آپ کو میرا زیادہ قریبی دکھانا چاہتے ہیں۔ فوراً فون آنے' تاریں آنے لگتی ہیں' آپ کا منہ خشک ہو گیا تھا' آپ کا منہ خشک ہو گیا تھا' ان کو اتنی بھی عقل نہیں کہ حضرت مصلح موعود کی ساری زندگی ہر خطبے اور تقریر میں پانچ پانچ منٹ کے بعد چائے کی پیالی پیش ہوا کرتی تھی۔ انکو بھول ہی گیا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں یہ بلاء صرف مجھ پر پڑی ہے۔ حضرت مصلح موعود کا ایک بھی خطبہ' ایک بھی جلسے کی تقریر مجھے یاد نہیں جب حضرت مصلح موعود کی خدمت میں بار بار چائے کی پیالی پیش نہیں ہوا کرتی تھی۔ اور مجھے یاد ہے کہ میں بھی نیچے پاس بیٹھ جایا کرتا تھا کیونکہ اس جھوٹی پیالی کے لئے جو تبرک تھی سارے لوگ ایک دم ہاتھ بڑھایا کرتے تھے اور چائے بہت مزیدار ہوتی تھی اور مجھے یاد ہے کہ اس وقت اللہ بہتر جانتا ہے تبرک کا شوق تھا یا چائے کا تھا مگر اس چائے کو پینے کے لئے ہم بھی قریب ہو کر بیٹھ جایا کرتے تھے اور خان صاحب جو حضرت صاحب کے لئے چائے اوپر بھیجا کرتے تھے وہ بعض دفعہ دیکھ کے تو باری باری کہتے تھے اچھا لو یہ تمہاری پیالی ہے' یہ تمہاری پیالی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا دور تو آپ میں سے اکثر نے دیکھا ہو گا۔ کیا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث قہوے کی پیالی نہیں پیا کرتے تھے' اس سے بہت زیادہ جو میں پیتا رہا ہوں۔ اس قہوے پر بھی ان کو اعتراض نہیں ہوا اور میرے گرم پانی پر اعتراض ہو گیا ہے۔ عجیب و غریب ہستیاں ہیں جو میری ہمدرد ہیں۔ ان کو سوچنا چاہئے' عقل کرنی چاہئے کہ یہ سلسلہ آج سے شروع نہیں ہوا۔ جو خلافت مجھے یاد ہے اس سے لے کر اب تک تو یہی حال ہم نے دیکھا ہے۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کو یہی منظور ہے کہ تقریر کے دوران گھونٹ بھر پانی پی لیا کروں تو آپ کو کیا اعتراض ہے اس پہ۔ لیکن اب میں پریکٹس کر رہا ہوں کہ نہ پیئوں اور دوائیاں بھی ڈھونڈ رہا ہوں ایسی کہ جس سے لوگوں کو چھٹکارا ہو' مجھے تو کوئی فرق نہیں پڑتا' لوگوں کو اس مصیبت سے چھٹکارا ہو جائے جن کو دیکھنا دوبھر ہے۔ اس لئے بہرحال اب میں ضمناً یہ بات بیان کرنے کے بعد احادیث نبویہ کی طرف آتا ہوں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا (-) مسند احمد سے یہ روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان ایک ڈھال ہے۔ ڈھال آگے رکھی جاتی ہے تاکہ تیروں کی بارش نہ ہو۔ **تو رمضان تمہیں ہر قسم کی بدیوں کے مقابل پر ایک ڈھال کے طور پر عطا ہوا ہے۔ شیطان نے تیر مارنے ہیں' وساوس ضرور تمہاری طرف اچھالے جائیں گے لیکن رمضان ان وساوس' ان بدخیالیوں کے لئے ایک ڈھال بن جائے گا۔** (-) اور آگ کے مقابل پر وہ ایک ایسا قلعہ ہے جو حصن حصین ہے یعنی ایسا قلعہ جسے بہت مضبوط بنایا گیا ہو جس تک دشمن کی رسائی ممکن ہی نہ ہو تو اللہ کے فضل سے اب ہم اس حصن حصین میں داخل ہونے والے ہیں۔

روزہ آگ سے بچانے والی ڈھال ہے اس سے متعلق ایک اور روایت ہے نسائی کی کتاب الصوم سے۔ مطرّف سے روایت ہے کہ میں عثمان بن العاص کے پاس گیا' انہوں نے دودھ منگوایا۔ میں نے کہا میں روزے سے ہوں۔ عثمان کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے کہ روزہ آگ سے بچانے والی ڈھال ہے۔ اور اس سے پہلے جو ڈھال کا ذکر تھا آگ میں داخل کرنے کے لئے آگ کے تیر آپ کی طرف جتنے کئے جاتے ہیں اگر آپ ان کو اپنے بدن تک پہنچنے دیں' اپنے دل تک پہنچنے دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو وہ آگ لگانے والے ہیں' ان سے روزہ ڈھال ہے جس طرح جنگ سے بچنے کے لئے تم میں سے کسی کی ڈھال ہو۔ یہ اسی حدیث کی تشریح ایک اور حدیث سے ملتی ہے۔

اب یہ ایک بہت دلچسپ حدیث ہے جس پر خوب غور کرنے کی ضرورت ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا (-) یہ حدیث جامع ترمذی کتاب البر والصلہ سے لی گئی ہے۔ حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جنت میں بالا خانے ہوں گے جن کے اندرونے باہر سے اور خارجی حصے اندر سے نظر آتے ہوں گے۔ اس حدیث کا مضمون بتا رہا ہے کہ یہ لازماً حضرت اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کلام ہے ورنہ جیسا کہ مضمون آگے بڑھے گا آپ حیران ہو جائیں گے کہ کسی اور کے دماغ میں یہ خیال آ نہیں سکتا تھا۔ عام طور پر انسان اپنے گھر کی پردہ پوشی چاہتا ہے کہ ہر حالت میں لوگ اس کو باہر سے نہ دیکھیں۔ اگر یکطرفہ شیشے مل جائیں جیسے آج کل میسر ہیں تو اندر سے باہر تو دیکھ سکتا ہے اور باہر سے اندر نظر نہیں آتا۔ یہ ایک فطری تمنا ہے اور اکثر ہم نے دیکھا ہے کہ اب ایسی جالیاں بن گئی ہیں' ایسے شیشے مل گئے ہیں جو موٹروں کے اندر لگا دئے جاتے ہیں تاکہ اندر کا مسافر باہر کی سیر کر سکے اور بیرونی آدمی اندر نہ دیکھ سکے یہ ان لوگوں کی ایجادیں ہیں جو بے پرد ہیں' جن کو اپنا اندرونہ چھپانے کا کوئی ہوش نہیں بھی ہوتا لیکن فطرت کو نہیں دبا سکے۔ فطرت انسانی بہرحال یہی چاہتی ہے کہ وہ خود لوگوں کی نظر سے محفوظ رہے' اور لوگ اسے دکھائی دیا کریں۔ لیکن اس حدیث کی عجیب خبر ہے فرمایا کہ بالا خانے ایسے ہوں گے کہ اندر کے لوگ باہر دیکھ سکیں گے اور باہر کے لوگ اندر دیکھ سکیں گے۔ اب یہ بھی بہت دلچسپ بات ہے۔ اس زمانے میں اگر اندر کے لوگ باہر دیکھ سکتے تھے تو طبعی لازمی بات تھی کہ باہر کے لوگ اندر بھی دیکھ سکتے ہوں۔ وہ شیشے تو ایجاد نہیں ہوئے تھے جو یکطرفہ ہوں۔ تو خصوصیت کے ساتھ بالا خانوں کا اس طرح ذکر کرنا کہ وہ اس زمانے کا کلام معلوم ہی نہیں ہوتا۔ اس زمانے کی بات ہے جب یکطرفہ شیشے یا جھروکے ایجاد ہو گئے تھے جن میں سے یکطرفہ نظر آیا کرتا تھا۔ تو حضرت علیؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف یہ بات منسوب کرنے کی ضرورت کیا تھی جو اس زمانے کے لحاظ سے عجیب بات ہے کہ بالا خانے ہوں گے اور اندر کے لوگ باہر دیکھ سکیں گے اور باہر کے لوگ اندر بھی دیکھ سکیں گے تو ان بالا خانوں کا جس میں بر سر عام گویا چوک میں پڑے ہوئے ہیں ان کا کیا فائدہ۔ اس سے آگے جو مضمون ہے وہ بہت دلچسپ ہے وہ اس پر پُر حکمت روشنی ڈال رہا ہے۔ یہ بات سن کر ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر سوال کیا کہ حضور ایسے بالا خانے جہاں دو طرفہ نظارہ ہو گا یہ کن کے لئے ہوں گے؟۔ فرمایا یہ ان کے لئے ہوں گے جو خوش گفتار ہوں گے' ضرورت مندوں کو کھانا کھلانے والے' روزوں کے پابند اور راتوں کو جب سب لوگ سوتے ہیں تو وہ نمازیں ادا کریں گے۔ اس کا اس بات سے کیا تعلق ہے؟ انسان کی نیکی کے کچھ پہلو ہیں جو بنی نوع انسان کی طرف کھلے ہوئے ہیں اور بنی نوع انسان ان کے ان پہلوؤں کو دیکھ رہا ہے۔ ایک انسان جب ضرورت مند کی ضرورت پوری کرتا ہے جیسا کہ یہاں ذکر کیا گیا ہے تو ضرورت مند اپنے محسن کو جان رہا ہے اور محسن ضرورت مند کی ضرورت کو پہچان رہا ہے۔ یہ دو طرفہ نظر آنے والی بات ہے۔ لیکن اگر وہی شخص راتوں کو اٹھ کھڑا ہو جب کہ سب لوگ سوتے ہیں تو اس کی نیکی کو کوئی نہیں جانتا' کسی کو خبر نہیں کہ اس نے رات کیسے بسر کی۔

پس اللہ کی یہ شان ہے کہ جنت میں ان کی اندرونی نیکیاں بھی دکھائی جائیں گی اور چونکہ جنت میں داخل ہونے والوں کے کوئی ایسے کاروبار نہیں جو دنیا کی نظر سے چھپائے جانے والے ہوں وہاں سب ایک دوسرے کو جانتے ہیں' وہاں جو کچھ بھی ہے نیکی کی بات ہی ہے جس کے ظاہر ہونے میں حرج نہیں مگر دنیا میں جو نیکیاں چھپایا کرتے تھے اور ان کو دوسروں کو دیکھنے نہیں دیا کرتے تھے' تھیں وہ بہت پیاری۔ اللہ کی شان ہے جنت میں اللہ فرماتا ہے کہ میں دکھاؤں گا ان کو۔ سب لوگ جان لیں گے کہ یہ وہ لوگ تھے جن کی چھپی ہوئی باتوں کا ہمیں کوئی علم نہیں۔ اس طرح یہ خدا تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے' اس طرح نیکیاں کیا کرتے تھے۔ پس یہ خدا کی شان ہے کہ احادیث نبویہ جو سچی ہوں خود بولتی ہیں۔ ناممکن ہے کہ وہ رسولؐ کے سوا کسی اور کا کلام ہو۔ اور مجھے کبھی بھی ضرورت نہیں پڑی کہ راوی کے حوالے سے حدیث کو سچا جانوں' ہمیشہ میں نے حدیث کے حوالے سے حدیث کو سچا جانا ہے۔ اتنی قطعی ہدایت اپنے اندر رکھتی ہے' اتنا قطعی ثبوت رکھتی ہے' ایسا فرقان ہوتی ہے سچی حدیث کہ اسے کسی راوی کی حاجت نہیں ہے۔

ایک اور بات جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس میں فرمائی رمضان کے متعلق' حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا' یہ ابن ماجہ کی روایت ہے' ہر چیز کو پاک کرنے کے لئے اس کی ایک زکوٰۃ ہوتی ہے' یعنی آپ لوگ اپنے وجود میں سے ہر چیز کا کچھ نہ کچھ حصہ خدا کی خاطر جب نکالتے ہیں تو بظاہر وہ کم ہوتا ہے مگر زکوٰۃ کا مطلب ہے کہ اللہ کے نزدیک بڑھ جاتا ہے۔ اور اس کے زکوٰۃ ہونے کا ثبوت یہ ملتا ہے کہ وہ دنیا میں بھی برکت پاتا ہے اور آخرت میں بھی برکت پاتا ہے ضائع نہیں ہوا کرتا۔ فرمایا' ہر چیز کو پاک کرنے کے لئے ایک زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی ظاہری و باطنی زکوٰۃ اور پاکیزگی کا ذریعہ روزہ ہے' جب آپ روزہ رکھتے ہیں تو اپنے وجود میں سے ہر چیز میں سے اللہ کا حصہ نکالتے ہیں۔ بھوک لگتی ہے' پیاس لگتی ہے' شور مچانے کو دل چاہتا ہے بعض دفعہ' بعض دفعہ لغو باتیں انسان کرتا ہے' جس کو عادت ہے وہ کوئی لغو لطیفے بھی سنانے کی کوشش کرے گا' کوئی غصے سے بولا ہے تو غصے سے اس کا جواب دینے کو دل چاہے گا۔ ہر موقعہ پر' ہر انسانی خواہش پر زنجیریں ڈال دی گئی ہیں اس کے نفس پر باگیں کس دی گئی ہیں۔ اب ایسا شخص اللہ کے حکم کے تابع ہے اس سے ہٹ کر ادھر ادھر جا نہیں سکتا۔ یہ اس کی زکوٰۃ ہے۔ اور اس زکوٰۃ کا ایک مطلب یہ ہے کہ جب رمضان گزر جائے تو اس کے اندر جو اچھی باتیں تھیں وہ بڑھ جائیں گی۔ پہلے اس کا کلام بیہودہ بھی ہوا کرتا تھا تو رمضان کی باگوں کے ذریعہ رفتہ رفتہ اسے اچھا کلام کرنے کی عادت پڑ جائے گی اور جب سوچے گا کہ میں کیوں کلام نہیں کر رہا تو معلوم ہو جائے گا کہ میرے کلام میں کچھ بدیاں داخل تھیں اب اللہ کی خاطر نہیں کر رہا تو اس خواہش کو آئندہ بھی پورا ہونا چاہئے اور رمضان کے بعد بھی یہ چیز بڑھنی چاہئے۔ یہ زکوٰۃ ہے جس کی طرف خصوصیت کے ساتھ حضور اکرمؐ نے یہ حوالہ دیا ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں روزے نہیں رکھنے کہ میری صحت ٹھیک نہیں رہتی۔ یہ بالکل لغو بات ہے۔ روزوں سے ہی صحت اچھی ہوتی ہے۔ اور کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو رمضان کو ٹھیک حالت میں گزار دے اور وہ پہلے سے بہتر نہ ہو جائے۔ میں نے گذشتہ رمضان میں یہ ذکر کیا تھا کہ اسرائیل کے ڈاکٹرز نے غالباً دین پر حملے کی نیت سے اور یہ بتانے کی خاطر کہ دیکھو روزے رکھ کر بچوں کی صحت خراب کر دیتے ہیں' بوڑھوں کمزوروں کی صحت خراب کر دیتے ہیں اس لئے مضر عادت ہے ایک تحقیق شروع کی۔ اور یہ ان کو ضرور ہمیں خراج تحسین پیش کرنا چاہئے کہ تحقیق میں سچے تھے حملہ کی نیت بدی کی ہو گی مگر تحقیق میں سچے تھے۔ بڑی کثرت سے انہوں نے تحقیق کی۔ کمزوروں پر' بوڑھوں پر اور تحقیق کا آخری نتیجہ یہ نکالا اور حیران رہ گئے کہ ہر شخص جس نے روزے رکھے ہیں اس کی صحت رمضان سے پہلے خراب تھی' رمضان کے بعد اچھی ہو گئی۔ تو یہ آج کی دنیا میں جو (دین) پر سختی سے تنقید کرنے والے لوگ ہیں وہ حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ کی اس بات کی گواہی دے رہے ہیں۔

فرمایا (-) روزے رکھا کرو تمہاری صحت اچھی ہو گی۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس حدیث میں جسمانی صحت کی طرف ہی اشارہ نہیں جیسا کہ لوگ عام طور پر سمجھتے ہیں (-) سے مراد ہے تم ٹھیک ٹھاک ہو جاؤ گے۔ تمہیں بہت سی بدیاں لاحق ہیں' تم روحانی طور پر بیمار ہو' تمہیں علم نہیں ہے روزے رکھو گے تو بہت سی بیماریاں جھڑ جائیں گی اور تمہارے روحانی بدن کو بھی صحت نصیب ہو گی۔ ایک روایت میں فرمایا صبر کے مہینے یعنی رمضان کے روزے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سینے کی گرمی اور کدورت کو دور کرتے ہیں'۔ وہ چونکہ گرم ملک تھا اور گرمی کے نتیجے میں تن بدن کو بعض دفعہ آگ سے لگ جایا کرتی تھی فرمایا' یہ گرمی کے مہینے میں خواہ کیسی ہی شدید گرمی ہو اگر رمضان کے روزے رکھے جائیں تو وہ دل کی سکینت کا موجب بنیں گے اور اس کو ایک اندرونی صحت عطا کریں گے جس کی وجہ سے بھڑکی ختم ہو جائے گی اور بھڑکی اکثر بیماری کے نتیجے میں ہوا کرتی ہے یا بری باتوں کے لئے ہوا کرتی ہے' ان دونوں صورتوں میں رمضان تمہارے لئے ایک مفید چیز ہے۔ اس میں کوئی بھی خرابی ایسی نہیں کہ تم اس خرابی کی وجہ سے اس سے دور بھاگو۔ بدن کے لئے بھی اچھا ہے' روحانی صحت کے لئے بھی اچھا ہے' بھلائی ہی بھلائی ہے اور سب سے بڑی بھلائی تو یہی ہے کہ وہ اللہ سے ملا دیتا ہے۔

ایک اور حدیث میں یہ درج ہے' صحیح بخاری میں' کہ روزہ فتنوں کا کفارہ ہے۔ (-) حذیفہؓ نے بیان کیا کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے فقال' حضرت عمرؓ نے کہا (-) تم میں سے کون ہے جسے حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کا یہ قول یاد ہے (-) فتنے کے متعلق۔ یعنی چونکہ بہت سے فتنوں نے آنا تھا اور بعض صحابہ کو خصوصیت سے شوق تھا کہ وہ فتنوں کی باتوں کو ازبر کر لیں تاکہ دنیا کو متنبہ کر سکیں کہ ایسے ایسے فتنے پیدا ہونے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مضمون کو صحیح رخ پر چلانے کے لئے یعنی فتنے سے مراد لوگ یہ سمجھتے ہیں قتل و غارت ہو گا' لوگ بھاگے پھریں گے' افراتفری پیدا ہو جائے گی ان باتوں کا شوق ہو گیا ہو گا لوگوں کو' جیسے نجومیوں کے پیچھے جاتے ہیں بتاؤ آئندہ کیا ہونا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان خیالات کا رخ صحیح جانب پھیرا ہے اس حدیث میں۔ فرمایا' تمہیں کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی باتیں یاد ہیں فتنے سے متعلق۔ (-) حذیفہ بھی ان میں سے ہیں جن کو شوق تھا بڑی فتنوں کی حدیثیں یاد کی ہوئی ہیں ہم نے۔ حذیفہؓ نے کہا ہاں مجھے' میں نے فتنہ کی باتیں سنی ہوئی ہیں۔ (-) کہ تم ان باتوں کے اوپر بڑے دلیر ہو۔ جری بہادر کو کہتے ہیں۔ اب اس دلیری میں بظاہر ایک تعریف بھی ہے اور یہ بھی بیان فرما دیا کہ تم ضرورت سے زیادہ بہادر بنے پھرتے ہو۔ ان فتنوں کی باتوں کو سمجھے بغیر ارد گرد بیان کرتے پھرتے ہو اور دلیری دکھاتے ہو اور حذیفہ کو سمجھانا بھی مقصود تھا۔ فرمایا (-) جب یہ بات سنی تو تب حذیفہؓ کو ہوش آگئی اور جو فتنے کی حقیقت تھی جس کے لئے کسی فساد کے زمانے کے دیکھنے کی ضرورت ہی کوئی نہیں وہ دائمی حقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بیان کر چکے تھے اور ان کو شوق تھا دوسری باتیں کرنے کا۔ حضرت عمرؓ نے جب یہ ایک قسم کا ڈانٹا اور حقیقت حال کی طرف توجہ کرنے کی نصیحت فرمائی تو اب دیکھیں وہی حذیفہ کیا بات کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں (-) رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ انسان کا فتنہ اس کے (-) اپنے اہل و عیال میں ہے (-) اور اپنے مال میں ہے۔ (-) اور اپنی اولاد میں ہے (-) اور اپنے پڑوسی میں ہے (-) اب اس کا جو ترجمہ دیا گیا ہے اس میں یوں لگتا ہے جیسے کفارہ ہے' وہ کفارہ نہیں ہے۔ تکفر کا مطلب ہے اس کو دور کرتا ہے' ہٹاتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو اصل فتنہ بیان فرمایا ہے اور اس سے مومن کو ہمیشہ کے لئے متنبہ کر دیا وہ یہ فتنہ ہے۔ یہ مراد نہیں کہ **تم ایسے زمانے میں آؤ جس میں ہر طرف فساد پھیلا ہو تب تم ان باتوں کی طرف توجہ کرو کیونکہ فتنے کا جو علاج بتایا ہے یہ روزمرہ کی مومن کی زندگی ہے اور اصل فتنہ ہے ہی وہی۔** اگر یہ گھر کا فتنہ ٹھیک ہو جائے' اگر آپ اپنے اہل و عیال کو صحیح راستہ پر ڈال دیں تو اس سے بہتر اور کوئی فتنوں کا علاج نہیں ہے۔ پس وہی حذیفہؓ جن کی اکثر حدیثیں لوگ ایسے ایسے فتنوں کے متعلق پیش کرتے ہیں جن سے انسان کی عقل چکرا جاتی ہے۔ حضرت عمرؓ کی نصیحت کو سمجھ گئے اور اس فتنے کی بات کی جو سب سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اور وہ فتنہ ان کو یاد تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہوا ہے۔ پس حدیثوں پر غور کرنے اور ان میں ڈوبنے سے بڑے بڑے مطالب ہاتھ آتے ہیں سرسری باتیں کر کے گزر جائیں تو آپ کو کچھ بھی سمجھ نہیں آئے گی۔ پس رسولؐ اللہ کا کلام جیسے کہ میں نے عرض کیا ہے خود بولتا ہے' عظیم الشان معانی اپنے اندر رکھتا ہے۔

پس اس فتنے کی فکر کرو جو تمہارے گھروں میں ہو رہا ہے' تمہارے بچوں کی صورت میں رونما ہو رہا ہے' تمہارے اموال کی صورت میں رونما ہو رہا ہے اور اس کو دور کرنے کے لئے الصلوۃ والصوم دو ہی چیزیں ہیں۔ نمازوں سے گھر کو بھر دو اور جب رمضان کے مہینے کے روزے آیا کریں اور ویسے بھی اپنے گھروں کو روزوں سے بھر دیا کرو ہر قسم کے فتنے سے نجات پاؤ۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر31840 میں فاروق عمر ولد ڈاکٹر الطاف الرحمٰن صاحب عمر قوم بسراء پیشہ طالب علمی عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جہلم کینٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-4-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فاروق عمر احمدیہ بیت الحمد نیا محلہ جہلم گواہ شد نمبر1 حمید اللہ خالد وصیت نمبر22713 گواہ شد نمبر2 ڈاکٹر الطاف الرحمٰن عمر وصیت نمبر18947 والد موصی۔

مسل نمبر31841 میں ناصرہ عمر بنت ڈاکٹر الطاف الرحمٰن عمر صاحب قوم بسراء پیشہ طالب علمی عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیا محلہ جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-4-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ناصرہ عمر C/O احمدیہ بیت الحمد عید گاہ روڈ نیا محلہ جہلم گواہ شد نمبر1 حمید اللہ خالد وصیت نمبر22713 گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر الطاف الرحمٰن عمر وصیت نمبر 18947 والد موصیہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر31842 میں راضیہ عمر بنت ڈاکٹر الطاف الرحمٰن عمر صاحب قوم بسراء پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے انیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیا محلہ جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-4-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ راضیہ عمر C/O احمدیہ بیت الحمد عید گاہ روڈ جہلم گواہ شد نمبر1 حمید اللہ خالد وصیت نمبر 22713 گواہ شد نمبر2 ڈاکٹر الطاف الرحمٰن عمر وصیت نمبر18947 والد موصیہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر31843 میں عالیہ عمر بنت ڈاکٹر الطاف الرحمٰن عمر صاحب قوم بسراء پیشہ طالب علمی عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیا محلہ جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-4-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عالیہ عمر C/O احمدیہ بیت الحمد نیا محلہ عید گاہ روڈ جہلم گواہ شد نمبر1 حمید اللہ خالد وصیت نمبر22713 گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر الطاف الرحمٰن عمر وصیت نمبر 18947 والد موصیہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر31844 میں سعدیہ عمر بنت ڈاکٹر الطاف الرحمٰن عمر صاحب قوم بسراء پیشہ طالب علمی عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محلہ جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-4-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سعدیہ عمر C/O احمدیہ بیت الحمد عید گاہ روڈ نیا محلہ جہلم گواہ شد نمبر1 حمید اللہ خالد وصیت نمبر22713 گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر الطاف الرحمٰن عمر وصیت نمبر 18947 والد موصیہ۔

مسل نمبر31845 میں سلمان عمر ولد ڈاکٹر الطاف الرحمٰن صاحب قوم بسراء پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے سولہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جہلم کینٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-4-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سلمان عمر احمدیہ بیت الحمد عید گاہ روڈ نیا محلہ جہلم گواہ شد نمبر1 حمید اللہ خالد وصیت نمبر22713 گواہ شد نمبر2 ڈاکٹر الطاف الرحمٰن عمر وصیت نمبر 18947 والد موصی۔

مسل نمبر31846 میں نور احمد ولد میاں ولی محمد صاحب قوم بھٹی پیشہ زمیندارہ عمر70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جندراکہ ضلع اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-6-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- مکان واقع جندراکہ ضلع اوکاڑہ برقبہ 10 مرلہ مالیتی-/200000 روپے۔ 2- ایک راس بھینس اور دو راس گائے مالیتی-/46000 روپے۔ 3- فروخت شدہ زمین سے باقی نقد رقم-/12000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نور احمد ساکن جندراکہ P/O خاص ضلع اوکاڑہ گواہ شد نمبر1 شاہد نصر اللہ ساکن میرک ضلع اوکاڑہ گواہ شد نمبر2 عبدالمنان ساکن میرک ضلع اوکاڑہ۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم منیر احمد منیب صاحب صدر محلہ دارالعلوم غربی الف ربوہ تحریر کرتے ہیں میری بیٹی عزیزہ عطیتہ القیوم اور داماد عزیزم مکرم شیخ حارث احمد صاحب واقف زندگی نائب مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بتاریخ 23- دسمبر 1998ء کو ایک بیٹے کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام حضور ایدہ اللہ نے ملیحہ حارث عطا فرمایا ہے۔

عزیزہ عطیتہ القیوم حضرت قاضی محمد رشید صاحب سابق وکیل المال کی پوتی اور خالد احمدیت حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کی نواسی ہے۔ عزیز حارث احمد محترم شیخ نصیر احمد صاحب آف واہ کینٹ کے بیٹے اور محترم شیخ غلام رسول صاحب مرحوم کے پوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے' والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے اور خادمہ دین بنائے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم بشیر احمد زاہد صاحب دارالصدر شرقی ربوہ لکھتے ہیں۔

مکرم قریشی منظور احمد شاکر صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی اپنے گھر (ٹاؤن شپ لاہور) سے سرکاری ڈیوٹی کی سرانجام دہی کے لئے برکت چوک میں ویگن پر سوار ہوئے۔ اور فوراً وہیں اتر کر بیٹھ گئے۔ اور جان عزیز جان آفرین کے سپرد کر دی۔ اور چند لمحے پیشتر جس ہنستے بستے گھر سے نکلے تھے۔ وہاں چند اجنبی چارپائی پر ان کی میت لے آئے "یقیناً ہم سب اللہ کے لئے ہیں۔ اور اسی کے حضور لوٹ کر جانے والے ہیں۔"

عزیز بھائی چھنیاں نزد ربوہ کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ قبول احمدیت کے بعد ان کے اقارب نے ان کی بیوی کی طلاق لے لی تھی۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد بیت المال میں ملازمت اختیار کی۔ اور بعد ازاں تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں میں پہلے فارسی پھر ہسٹری کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ اور استاذی المکرم چوہدری غلام حیدر صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں کی ریٹائرمنٹ کے بعد سکول ہذا کے ہیڈ ماسٹر مقرر کئے گئے۔

آپ کو ربوہ کے قبرستان عام میں دفن کیا گیا۔ آپ کے پسماندگان میں آپ کی دوسری اہلیہ استاذی المحترم حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری کی بھانجی ہیں۔ احباب کرام سے ان کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی توفیق کی درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا و اظہار تشکر

○ میرے شوہر مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب سابق ڈائریکٹر ہیلتھ پنجاب کی وفات پر عزیزوں۔ رشتہ داروں اور دیگر احباب نے ہمارے گھر تشریف لا کر یا بذریعہ فون و خطوط اظہار ہمدردی کیا اور میری ہمت بندھائی۔ میں ان سب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں اور درخواست دعا کرتی ہوں کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ میرے مرحوم شوہر کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔

خالدہ آفتاب اہلیہ ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب لاہور

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

رمضان المبارک کے مبارک ایام میں

○ غریب مستحق اور نادار طلباء و طالبات کی مالی امداد کا نادر موقع۔ شعبہ امداد طلباء صدر انجمن احمدیہ کا مشروط بامد شعبہ ہے جو کہ نظارت تعلیم ربوہ میں قائم ہے۔ یہ شعبہ غریب مستحق اور نادار طلباء کی مالی اعانت کرتا ہے۔ اس وقت سینکڑوں طلباء و طالبات اس شعبہ کی مالی اعانت سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

روزمرہ کی بڑھتی ہوئی مہنگائی کی وجہ سے تعلیمی اخراجات بہت زیادہ ہو رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے اس وقت اس شعبہ پر بہت زیادہ بوجھ ہے۔ اس شعبہ کے اخراجات مخیر احباب کے عطیات اور صدقات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں۔

مخیر احباب سے پرزور درخواست ہے کہ ان بابرکت ایام میں اس شعبہ کی بڑھ چڑھ کر مالی اعانت فرمائیں تاکہ مستحق نادار اور غریب طلباء تعلیم کے زیور سے منور ہو سکیں۔

خالص سونے کے زیورات بنانے والے

بشیر گولڈ سمتھ

پروپرائیٹر کلیم احمد بشیر

بوٹا مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

☎ دکان 211806 گھر 211883

A Leading Name in Screen Printing

KHAN NAME PLATES

NAMEPLATES, STICKERS, MONOGRAMS, CLOCK DIALS, SHIELDS AND ALL TYPES OF REQUIRED SCREEN PRINTING (ON CUSTOMER'S DEMAND)

LAHORE, Ph: 5150862-844862

پروفیسر منصور اے ناصر کی نئی کتاب

SPOKEN ENGLISH

انگریزی بولنا سیکھئے

جسے دو امریکی پروفیسر صاحبان

Prof. Daniel Kies

اور

Prof. Paternal L. Ingrid

کی راہنمائی میں لکھا گیا ہے' کے مطالعہ سے آپ

صرف 10 ہفتوں میں

روانی کے ساتھ انگریزی بولنا سیکھ سکتے ہیں۔

آج ہی درج ذیل پتہ پر

رجسٹرڈ ڈاک خرچ سمیت صرف -/80 روپے

کا منی آرڈر بھیج کر یہ کتاب حاصل کریں۔

TREND SETTER

10- BABAR COMMERCIAL CENTRE,

KUTCHERY ROAD, MULTAN. PH. 061-585329

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 28- دسمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 6 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 15 درجے سنٹی گریڈ

29- دسمبر- غروب آفتاب- افطار 5-15

30- دسمبر- طلوع فجر انتہائے سحر 5-39

30- دسمبر- طلوع آفتاب 7-06

عالمی خبریں

کوسووو میں پھر جنگ

سرب فوجوں نے کوسووو میں ایک بار پھر بڑی فوجی کارروائی شروع کر دی ہے۔ کوسووو لبریشن آرمی کے مضبوط گڑھ پر سرب فوجوں نے ٹینکوں سے زبردست گولہ باری کی۔ درجنوں مکانات کو آگ لگ گئی۔ دارالحکومت پرسٹینا میں ایک شخص ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔ نیٹو نے کہا ہے کہ سرب فوج جنگ بندی کی خلاف ورزیاں کر رہی ہے۔

سپریم کورٹ نے پارلیمنٹ معطل کردی

چیچنیا کی سپریم کورٹ نے فوجی افسران کی طرف سے دائر کردہ ایک رٹ پر فیصلہ سناتے ہوئے اسلامی احکام کی خلاف ورزی اور استعمار یعنی روس کے ساتھ تعاون کے الزام میں پارلیمنٹ کو معطل کر دیا تاہم صدر ارسلان کو اپنے فرائض جاری رکھنے کی استدعا کی گئی ہے۔ پارلیمنٹ کی جگہ اب مجلس شوریٰ تشکیل دی جائے گی۔ صدر ارسلان سیکولر اور روس سے تعاون کے حامی ہیں۔

ایٹمی پروگرام پر اصرار

بھارتی وزیر خارجہ جسونت سنگھ نے کہا ہے کہ بھارت کسی بھی صورت میں ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری کے پروگرام ختم نہیں کرے گا۔ روس کے ساتھ بھارت کے معاہدوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پاکستان کے ساتھ ہتھیاروں کی نئی دوڑ شروع ہو جائے۔

عراق میں ہلاک ہونے والے

ریڈ کراس نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ امریکی برطانوی حملوں سے صرف بغداد میں 200- افراد ہلاک ہوئے۔

اقتدار چھین لیں گے

امریکہ نے کہا ہے کہ طاقت کے ذریعے صدر صدام سے اقتدار چھین لیں گے۔ 20- ہزار فوجی علاقے میں موجود رہیں گے۔ امریکی وزیر دفاع ولیم کوہن نے کہا ہے کہ امریکی افواج کسی بھی وقت عراق پر دوبارہ حملہ کر سکتی ہیں۔ امریکی مشیر سینڈی برگر نے کہا کہ مہلک ہتھیاروں کی تیاری بند نہ ہوئی تو دوبارہ حملہ کر دیں گے۔

کلنٹن کا مواخذہ

صدر کلنٹن کے سینٹ میں مواخذہ کے موضوع پر امریکی سینیٹر تذبذب میں پڑ گئے۔ سینٹ میں صدر کی ڈیموکریٹک پارٹی کے 45 سینیٹر ہیں ان میں سے ایک بھی صدر کا مواخذہ کرنے کو تیار نہیں۔ اس کی جگہ صدر کو سرزنش کی قرارداد کی طرف توجہ ہو رہی ہے۔

ملکی خبریں

نواز شریف کی سالگرہ

25- دسمبر کو وزیر اعظم نواز شریف 50 برس کے ہو گئے۔ انہوں نے لاہور میں اپنے اہل خانہ کے ہمراہ سادگی سے سالگرہ منائی۔

صدر کے اختیارات مزید محدود

حکومت نے قومی اسمبلی میں ایک بل پاس کروایا ہے جس کے تحت صدر کے مزید اختیارات وفاقی حکومت کو منتقل کر دیئے گئے ہیں۔ آئندہ وفاقی حکومت صدر کے صوابدیدی اختیارات کے علاوہ فیڈریشن اور دیگر امور کے متعلق تمام اختیارات خود استعمال کرے گی۔ ان میں قومی اسمبلی اور سینٹ کا اجلاس بلانے آرمی چیف اور سپریم کورٹ کے ججوں کے تقرر سمیت دیگر امور کے اختیارات صدر کی ذمہ داری پر استعمال کرے گی۔ اب صدر کے پاس صرف صوابدیدی اختیارات ریفرنڈم، نگران وزیر اعظم کا تقرر اور چیف الیکشن کمشنر کے تقرر کا اختیار باقی رہ گیا ہے۔ بل ایک ہی دن میں منظور کر لیا گیا۔

لوڈشیڈنگ کے خلاف مظاہرے

گجرات میں بجلی کی لوڈشیڈنگ کے خلاف مظاہرے ہوئے۔ صنعتکاروں اور مزدوروں نے سینہ کوبی کی۔ رمضان میں غیر اعلانیہ طویل لوڈشیڈنگ سے کارخانے بند اور نظام زندگی معطل ہو گیا۔

سوئس اکاؤنٹس منجمد

سوئٹزرلینڈ کے اٹارنی جنرل کے پاکستان کے اٹارنی جنرل کے نام ایک خط میں بتایا گیا ہے کہ منشیات کی سمگلنگ کا ثبوت ملنے پر آصف زرداری، آفتاب شیرپاؤ اور فوزی کاظمی کے سوئس اکاؤنٹس منجمد کر دیئے گئے ہیں۔

واپڈا میں 35- ہزار فوجی

واپڈا کے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل راؤ ذوالفقار نے بتایا ہے کہ واپڈا میں 9- حاضر سروس بریگیڈیئروں کے علاوہ 250- افسران اور 35 ہزار نان کمشنڈ افسران اور جوان لئے جائیں گے۔ ہر تین ماہ بعد ان کو تبدیل کر دیا جائے گا۔ ان فوجیوں کو ان کی نصف تنخواہ کے برابر معاوضہ ملے گا۔ تاہم فوجی واپڈا کی کوئی دیگر مراعات گاڑی وغیرہ حاصل نہیں کریں گے۔ یونینوں پر دو سال کی پابندی لگا دی گئی ہے۔ بجلی چوری کی اطلاع دینے والے واپڈا ملازم کو انعام ملے گا۔ یہ فوجی بجلی کی چوری پکڑنے کے علاوہ 174- ارب روپے کے واجبات بھی وصول کرائیں گے۔ واپڈا کی 37- فیصد بجلی چوری ہو رہی ہے۔

سرحد میں واپڈا پر حملہ

صوبہ سرحد کے دارالحکومت پشاور سمیت متعدد شہروں میں طویل لوڈشیڈنگ کے خلاف مظاہرے کئے گئے۔ صوابی، ہنگو، بٹ خیلہ، سوات، نوشہرہ، کوہاٹ لکی مروت، مردان اور مینگورہ میں ہونے والے مظاہرے زیادہ شدید تھے۔ واپڈا کے دفاتر پر حملہ کیا گیا۔ پولیس سے جھڑپیں ہوئیں۔

بینظیر بھٹو کا مطالبہ

بینظیر بھٹو نے مطالبہ کیا ہے کہ قرض نادہندگان کے خلاف کارروائی کے لئے فوجی عدالتیں بنائی جائیں۔ شریف فیملی کے اثاثے منجمد کر کے ان کے خلاف فوجی عدالتوں میں مقدمے چلائے جائیں۔

خالص اور معیاری ہومیوپیتھک ادویات کا مرکز
الیف بی ڈسٹری بیوٹرز طارق مارکیٹ ربوہ
212352

سیل - سیل - سیل
5- جنوری تا 12- جنوری 1999ء
نیو کامران شوز
گولبازار ربوہ

ربوہ آئی کلینک دارالصدر غربی ربوہ کے
(اوقاتِ کار ماہ رمضان)
صبح 9½ تا شام 4 بجے
سوموار، منگل، بدھ اور جمعرات
دوپہر 1 تا شام 4 بجے
ہفتہ و اتوار
04524-211707

رمضان میں سہولت
کے لئے جرمن امپورٹڈ ری کنڈیشنڈ ریفریجریٹر
A-ONE حالت میں دستیاب ہیں۔ موسم سرما سے
فائدہ اٹھائیں ریفریجریٹر کی ڈینٹنگ پینٹنگ کروائیں
رابطہ - واحد اللہ جاوید ریپبلک کولنگ سنٹر
ریلوے روڈ ربوہ- فون 927

وقار پراپرٹی سنٹر
ربوہ کے پُر وقار شہر میں باوقار رہائش کیلئے وقار پراپرٹی سنٹر سے رجوع کریں
• ربوہ کی گنجان آبادی میں پلاٹس اور مکانات 5 مرلہ، 10 مرلہ ایک کنال، دو کنال موجود ہیں
• ربوہ کے مضافات کی نئی آبادیوں میں باموقعہ رہائشی پلاٹس • ربوہ کی حدود کمیٹی سے باہر سکنی اور زرعی جائیداد • ہمارا شعار دیانت صداقت اور خوش خلقی آپکے لئے دلکشی کا موجب ہو گا۔
وقار پراپرٹی سنٹر گولبازار ربوہ
آفس: 595

ہمارے ہاں جستی روم کولرز، گیزرز، کوکنگ رینج روم ہیٹر، ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح ڈونکی پمپ دستیاب ہیں۔ نیز ریپیرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے
الفضل ٹریڈرز کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
5114822
5118096

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
20 گرام/40 روپے، 60 گرام/120 روپے، 100 گرام/200 روپے
300/ روپے
زد جام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

کیوریٹو ادویاتِ حیوانات
اپھارہ، سرکن (پیشاب کیساتھ خون آنا) تھنوں کی خرابیاں، سوزش، زہرباد، دودھ کی کمی، ناڑ، گلٹی، منہ کھر، اخراج رحم اور گل گھوٹو وغیرہ کیلئے مفید و موثر ادویات نیز مرغیوں کی امراض رانی کھیت، چیچک، انڈوں کی کمی وغیرہ کے لئے موثر ادویات دستیاب ہیں۔
لٹریچر مفت طلب فرمائیں بذریعہ ڈاک -/Rs.5 ٹکٹ ارسال فرمائیں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان فون: 771, 04524-213156